مذکرات جمال پاشا

یعنی

ترکوں کی جنگی تیاریاں

از

غازی جمال پاشا سابق وزیر بحر ٹرکی و سپہ سالار افغانستان

ترجمہ

کارپردازان اخبار نجات بجنور

ترکوں کا جنگ میں شریک ہونا۔ انور پاشا کی مصر میں انگریزوں کو نکالنے کی خواہش
غازی جمال پاشا سے مشورہ۔ ترکی افواج کا اجتماع۔ جرمن جرنیل کی دمشق میں آمد
اور فوجی تیاری۔ عہدہ سپہ سالاری پر جمال پاشا کا تقرر۔ اور ان کا عہد کہ وہ اسلام
کی جائز جائداد یعنی مصر کو انگریز غاصبوں سے بچانے کے لیے اپنی جان لڑا دینگے
اور ترکی افواج کی پیشقدمی وغیرہ وغیرہ

جس کو

منیجر صاحب نجات بک ایجنسی بجنور نے

باہتمام

قاضی محمد رفیق صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار نجات
نجات مشین پریس میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت ۲ مجلد   (جملہ حقوق محفوظ ہیں)   تعداد دو ہزار

تصانیف

غازی جمال پاشا

وزیر بحر ترکی و سپہ سالار افغانستان

بغاوت عرب	۹ر	انقلاب پسند ترک	۶ر
ترکی اعلان جنگ	۸ر	جنگ غزہ (ترکوں و انگریزوں کی جنگ)	۴ر
مہم سویز (مصر میں ترکوں اور انگریزوں کا مقابلہ)	۴ر	جنگ بلقان	۷ر

نوٹ

یہ کل تذکرہ جمال پاشا کے حصے ہیں جو غازی ممدوح نے تحریر فرمایا۔

سیرت غازی مصطفیٰ کمال پاشا باتصویر	عہ ر	جانباز ترک	۸ر
قتل زار روس	۴ر	نقاب پوش ترک ہوا باز	۸ر
سفرنامہ انگورہ	سعہ ر	انگورہ میں ہندوستانی جاسوس	۶ر

ملنے کا پتہ

منیجر پنجاب بک ایجنسی بجنور (یو۔ پی)

جنگی تیاریان

ہمارے شریک جنگ ہونے سے تقریباً دس روز بعد انور پاشا نے مجھے اپنی کابینہ مدعو کیا اسوقت ان کے پیر مین ڈنبل نکلا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ بستر علالت پر دراز تھے واقعات حاضرہ کے متعلق انور پاشا نے فرمایا۔

"جمال پاشا" انگریزون کو مصر مین محصور کرنے کی غرض سے مین نہر سویز پر حملہ کرنا چاہتا ہون تاکہ مجبور ہوکر وہ نہ صرف ان کثیر التعداد ہندوستانی ڈویژنون کو جنہین وہ مغربی محاذ پر بھیج رہے ہین وہان چھوڑ دین بلکہ ساحل دردانیال پر جانیوالی فوج مجتمع کرنے سے بھی قاصر رہین چنانچہ اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہی مین شام مین گذشتہ دو ماہ سے فوجی تیاریون مین منہمک رہا ہون اور اسی لیے مین نے عزیزی جمال بے کی سرکردگی مین آٹھوین آرمی کور مرتب کی ہے نیز چونکہ جرمنون کو اس معرکہ سے گہری دلچسپی ہے لہٰذا مین نے "لفٹننٹ کرنیل وان کریس بے" کو فوجی محکمہ کا سردار اعلیٰ مقرر کرکے دمشق بھیجدیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسکا خاص کام مہم سویز کے لیے ضروری تیاری کرنا ہے۔ ماسوائے اسکے شام مین بدوؤن کی امدادی فوج مرتب کرنیکے لیے اپنے ایڈیکانگ میجر میر شاس بے "عبدالرحمٰن بے ممبر پالیمنٹ۔ شیخ اسد شکری۔ و دیگر سرکردہ روساء عرب کو شام بھیجدیا ہے۔ ڈویژن نمبر ۱ کے ذکی پاشا کو جو اس وقت چوتھی فوج کا سپہ سالار ہین آٹھوین کور کو اجتماع افواج اور تیاری مہم سویز کا کام سپرد کیا گیا ہے لیکن ذکی پاشا صرف اس مہم سے ہی ناخوش نہین بلکہ علاقہ شام کو دشمنون کے حملہ سے محفوظ رکھنے کی غرض سے زائد افواج کا مطالبہ کر رہا ہے۔

شام کی تازہ اطلاعات مظہر ہین کہ ملک مین عام خلفشار رونما ہے اور انقلاب پسند اعراب اپنی سازشون مین زبردست سرگرمی کا اظہار کر رہے ہین پس ایسی حالت مین مین امید کرتا ہون کہ آپ چوتھی فوج کی کمان اپنے ہاتھ مین لیکر ضرور حب الوطنی کا ثبوت دینگے لیکن اس حالت مین آپ کو مہم سویز کے حملہ کی تیاریان کرنا اور شام مین امن و سکون قائم رکھنا ہوگا۔ مین اسوقت یہ سمجھنے سے قاصر ہون کہ آیا آپ سے اس قسم کی درخواست کی جرات کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

میں نے فوراً جواب دیا:-

"جس جگہہ بھی ملک کے لئے آپ میری خدمات سود مند تصور فرمائیں میں وہاں جانا سعادت دارین اور اپنا فرض سمجھتا ہوں لہذا میں بخوشی تمام آپ کے ارشاد کے مطابق چوتھی فوج کی سپہ سالاری قبول کرتا ہوں اور ایک یا دو روز میں اپنے کام پر روانہ ہو جاؤنگا۔

انور پاشا میرے اس جواب سے نہایت محظوظ ہوئے۔ ازاں بعد دوران گفتگو میں میں نے پوری آزادی کار جو حسب قانون ہر سپہ سالار کو عطا ہونی چاہئے حاصل کر لی لیکن ساتھ ہی وزیر بحر کے سابقہ خطاب کو قایم رکھا اور انور پاشا نے وعدہ کیا کہ وہ میری عدم موجودگی میں میرے مشورہ سے فرائض وزارت کو سر انجام دیتے رہینگے۔ اور اس محکمہ کے متعلق تمام اصلاحات وجدید کی تجاویز میں میری منظوری حاصل کر لیا کرینگے۔

بعد ازاں میں فوراً چوتھی فوج کے صدر مقام پر جنگی اسکول میں چلا گیا اور نائب سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے میں نے۔ اول۔ دوم۔ اور سوم سیکشن کے سردار و دیگر افسران کا تقرر کیا۔ اور ان لوگوں کو بتلا دیا کہ میں چوتھی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا گیا ہوں۔ میں نے محکمہ افواج کے سردار اعظم کرنیل "وان فرینکن برگ" کو جس قدر جلد ممکن ہو روانگی کی تیاریوں کا حکم دیا جب چار پانچ روز میں سامان سفر تیار ہو گیا تو میں ۲۱ر نومبر کو حیدر پاشا مقام سے شام کو روانہ ہو گیا۔

میری روانگی کے وقت ایک صاحب نے نہایت موثر تقریر میں فرمایا کہ قوم کی زبردست امیدیں مجھ سے وابستہ ہیں۔ اور وہ بہت جلد میری کامیابی کی خبر سننے کے متمنی ہیں چونکہ اس تقریر کا جواب دینا میرا فرض تھا لہذا میں نے عرض کیا کہ جو کام اسوقت میرے پیش نظر ہے میں اُس کی اہمیت اور دقتوں سے بخوبی واقف ہوں اگر ہمیں اس مہم میں ناکامی ہوئی اور میں و میرے شرکائے کار معرکہ سویز میں کام آئے تو میں اپنے ملک کے دوستوں سے جو ہمارے بعد اس کام کو سنبھالینگے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی جایز جایداد یعنی مصر کو انگریز غاصبوں سے بچانے میں اپنی جانیں لڑا دیں۔

جس وقت سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ میرے بعض دشمنوں نے میرے ان الفاظ کی بنا پر

یہ الزامات تراشی ہیں کہ "جمال پاشا نے مصر سے واپس آنے کی جرات کیسے کی؟ کیا انہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ یا تو انگریزوں کو مصر سے نکال دینگے یا خود میدان کارزار میں جان دیدینگے؟ انگریز ابھی تک مصر میں موجود ہیں لہذا انہوں نے جان کیوں نہیں دی؟"

اس کے متعلق میری کتاب کا مطالعہ کرنے سے انہیں معلوم ہو جائیگا کہ جہاں تک اس مہم کا تعلق ہے یہ میری خطا نہیں کہ میں اب تک زندہ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی اس شخص کو نہیں مار سکتا جس کے لئے خدا کی جانب سے حکم قضا صادر نہ ہوا ہو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ مجھے کس لئے زندہ رکھا گیا۔ ممکن ہے میرے زندہ رکھنے سے یہ مقصود ہو کہ اس جنگ میں جسکی میں اپنے ملک کی فلاح و بہبود کے لحاظ سے تیاریاں کر رہا ہوں ابھی مجھے مزید تکالیف و مصائب برداشت کرنا باقی ہیں۔ لیکن حقیقۃً ان تمام نکتہ چینیوں کی علت غائی یہ ہے کہ میں عوام کی جانب متوجہ ہو کر یہ کہدیتا کہ "اے میرے دوستو! میں انگریزوں کو سرحد مصر سے خارج کرنے کی غرض سے وفد لیکر شام میں جا رہا ہوں لیکن اس مقصد کو پایہ تکمیل پر پہونچانے کے لئے ہمارے پاس کافی ذرائع نہیں ہیں لہذا میں عاجز و لاچار ہو کر بلا کسی کامیابی کے قسطنطنیہ واپس آجاؤنگا پس تم لوگ اس المناک دن کی یاد میں ابھی سے آنسو بہانا شروع کردو کیونکہ ہماری قسمت میں یہی لکھا ہے"

لیکن میری جانب سے ایسی امید کرنا انکی سراسر نادانی و خام خیالی ہے کیونکہ اگر بالفرض میں انگریزوں کو مصر سے بالکل خارج کردینے میں کامیاب نہ بھی ہوتا تب بھی شریف حسین کی (جس نے اپنی اس کارروائی سے دنیائے اسلام کے خلاف ایک ناقابل معافی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے) بغاوت رونما ہونے کی حالت میں ہی کسی نہ کسی طرح غاصبوں کو فلسطین و شام پر دست درازی کرنے سے روکدیتا اور مصر میں انگریزی فوج کو انکی سرگرمیاں مسدود کرکے بالکل بیکار بنا دیتا۔ فی الواقعہ شریف حسین کی بغاوت کے سبب سے ہی ہم اپنے منزل مقصود تک پہونچنے میں کامیاب نہ ہوسکے کیونکہ اس نے عربوں اور ترکوں میں تفرقہ پردازی کرکے عربوں کو انگریزوں اور فرانسیسیوں کا غلام بنا دیا جسکی وجہ سے تنہا ترکوں کو ایک ظالم و بیرحم دشمن کا مقابلہ کرنا پڑا۔

آگے چل کر میں اپنے اس بیان کی تائید میں تحریری ثبوت پیش کرونگا۔

مجاہدین اسلام کا اجتماع

قسطنطنیہ سے روانہ ہونے کے بعد ۱۲۶ گھنٹہ میں قونیہ پہونچ گیا جہاں گورنر جنرل "اعظم بے" اور باشندگان قونیہ نے میرا پرتپاک استقبال کیا۔ ازان بعد مین نے "مولانا جلال الدین رومی" کے مقبرہ کی زیارت کی اور ہز اکسیلنسی ولید چشلبی آفندی سے ملاقات کی اور استفسار کیا کہ کیا وہ بھی رضاکارون کی فوج کے ہمراہ ہم سفر مین شریک ہونگے۔ میرے وہان سے چلے آنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ولید چشلبی معہ ایک مسلح فوج کے جس کو انہون نے "رضاکاران میولیوی بٹالین" کے نام سے مجتمع کیا تھا شام مین وارد ہو گئے۔ فی الواقعہ مین ان کے جوش حب الوطنی کی الفاظ مین پوری تعریف ادا نہین کر سکتا کیونکہ باوجود خرابی صحت اور صدمۂ وفات بیوی کے بھی انہون نے مجھے اپنی امداد سے نا اُمید نہین کیا نیز انکی بٹالین کے نوجوان سپاہیون نے فوج کو نہایت زبردست امداد دکی۔

مشہور ترکی اخبار نویس احمد تسیم بے بھی میرے ہمراہ قسطنطنیہ سے روانہ ہوئے تھے اور مہم نہر سویز کے دوران مین بطریبہ آ گئے تھے۔ ازان بعد آپ نے بیت المقدس مین ہمارے صدر مقام پر سکونت اختیار کر لی اور "فوجی پالیسی" کے عنوان سے میری اُس پالیسی کے متعلق جو مین نے شام مین اختیار کر رکھی تھی زبردست مضامین لکھنا شروع کر دیئے۔ مین نے اس شریف آدمی کا یہان اس لئے ذکر کیا ہے کہ اُس کی صحبت میرے لئے ہمیشہ مفید اور بیش قیمت ثابت ہوئی۔

دو اور شریف آدمی بطور رضاکار ہمارے صدر مقام پر وارد ہوئے ایک تو فواد سلیم بے آفندی جنہون نے جنگ بلقان کے بعد سالونیکا مین قنصل جنرل کے عہدہ کو قبول کرنے مین حیرت خیز حب الوطنی اور جوش کا اظہار کیا تھا دوسرا شریف فرد وہ ڈاکٹر فواد بے مصری تھا جو وزارت داخلہ مین ایک عہدہ دار تھا۔

فواد سلیم بے نے مصری طبقہ مین نہایت عقلمندی و سپاہیانہ وفاداری سے کام کیا اور بالخصوص ہماری فوج کو ان کی موجودگی سے زیر دست نفع پہونچا پس جس وقت امورات خانگی کے باعث وہ ہمارے صدر مقام سے واپس جانے پر مجبور ہوئے تو مجھے سخت رنج ہوا۔

مین تہ دل سے فواد سلیم بے کا جنکو بعد مین سوئٹزرلینڈ مین سلطنت عثمانیہ کا نمائندہ مقرر

کہا گیا تھا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ڈاکٹر توفیق آدیبے کا بھی جنہوں نے زبردست فوجی خدمت انجام دی ہے دل سے شکرگذار ہوں۔ کونیہ سے روانہ ہونے کے بعد ہم بوزانتی پہونچے اور وہان سے بلااثنائے راہ مین ٹھیرے ہوئے بذریعہ موٹرکار طارسس پہونچے اور پھر وہان سے بذریعہ ریل آدانہ گئے جہان لوگون نے میرا پرجوش استقبال کیا کیونکہ اس واقعہ سے ۴ یا ۵ سال قبل مین صوبہ ہذا کا گورنر جنرل رہچکا تھا۔ ہمنے شب کو وہین قیام کیا۔ اسوقت ایک ہفتہ کی شدید بارش کے باعث آدانہ مین ہر چہار جانب کیچڑ کے انبار تھے۔

اسوقت ادانہ حلب ریلوے کی صرف قلعہ تپراق تک جاتی تھی اور گو کہ قلعہ تپراق سے الگزنیدریتا تک بھی ریلوے لائن بنگئی تھی لیکن زیادتی بارش کے سبب سے ڈارٹ یول کے نواح مین اکثر مقامات پر لائن شکست ہوگئی تھی جس کی وجہ سے الگزنیڈریتا کی راہ آمدورفت مسدود تھی۔ لہذا مین نے بھی بذریعہ ریل تپراق قلعہ یا مصطفے بے تک جانے کا فیصلہ کیا اور وہان سے بشرط امکان بذریعہ گھوڑا یا موٹرکار الگزنیڈریتا اور حلب پہونچنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ مین دوسرے روز علی الصباح آدانہ سے روانہ ہوگیا۔ کیونکہ مجھے تصدیق ہوچکا تھا کہ بوزانتی طارسس کا راستہ جس کے ذریعہ سے اناطولیہ مین نوج بہ حفاظت تمام جاسکتی تھی چند جگہ سے شکست ہوگیا تھا پس مین نے اس صوبہ کے گورنر جنرل اسمٰعیل حقی بے کو جلد سے جلد سڑک کی مرمت کرا دینے کے لئے کہا۔

ادانہ سے روانہ ہونے کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد ہم مصطفے بے مین پہونچ گئے جہان گھوڑے اور گاڑیان راہ مسدود ہونے کی وجہ سے ٹھیری ہوئی تھین۔ ہمارا موٹر بمشکل سے ایک یا دو ہی گز آگے بڑھا ہوگا کہ وہ کیچڑ مین دھنس گیا۔ چونکہ اس راہ سے بذریعہ موٹر جانا ناممکن تھا اس لئے ہم گھوڑون پر سوار ہوکر چلدیئے اور اپنے ایڈی کانگ کپتان صلاح الدین آفندی کو ہدایت کردی کہ وہ موٹر کو آدمیون سے کھچوا کر الگزنیڈریتا لے آئین اور وہان سے ہمارے ساتھ روانہ ہوجائین۔

تین یا چار گھنٹے کے بعد ہم ڈارٹ یال پہونچے۔ یہ مشہور قریہ خلیج الگزنیڈریتا کے ساحل پر ۵ یا ۶ دیگر دیہات سے یکسان فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ گرد و نواح کے دیہات نا[illegible] لئے

شہور ہین اور ان مین خالص ارمنون کی آبادی ہے۔

جس وقت مین آدانہ کا گورنر جنرل تھا تو مین نے ڈارٹ یال اور دیگر پانچ دیہات کی با مین وسیع علاقہ پر ایک نو آبادی تعمیر کرنے کے نقشے جات جرمن انجنیر سے تیار کرائے تھے۔ لیکن چونکہ مجھے اس علاقہ کو چھوڑ دینا پڑا لہذا مثل بہت سی دیگر اسکیمون کے یہ اسکیم بھی بلا عمل رہگئی ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء مین مین نے اکثر ڈارٹ یال کا معائنہ کیا تھا لہذا وہ باشندگان دیہہ جن کی مین نے امداد کی تھی اسوقت کثیر تعداد مین مجھ سے ملنے کے لئے آئے چونکہ مین یہ سُن چکا تھا کہ مین ڈارٹ یال اسٹیشن سے الگزینڈریٹا اسٹیشن تک ایک معمولی ریلوے ٹھیلہ سے دو گھنٹے مین پہونچ سکتا ہون جبکہ گھوڑے پر سوار ہو کر جانے مین ۶ گھنٹے لگتے ہین لہذا مین نے ٹھیلہ کی سواری کو ترجیح دی اور اپنے محکمہ کے سردار اعلیٰ کے ہمراہ روانہ ہوگیا۔

فی الواقعہ یہ ٹھیلہ کا سفر ایسا دلفریب تھا کہ مین کبھی اسکو فراموش نہین کرسکتا۔ اس سفر مین چند مرتبہ ہمین خطرہ جان بھی پیش آیا کیونکہ ساحل پر زبردست بارش ہو رہی تھی اور غنیم کے جہاز ساحل کی نگہبانی کر رہے تھے۔ الغرض سخت طوفان کے بعد ماہتاب بادلون سے نکل آیا اور تھوڑی دیر تک سمندر کو اپنی روشنی سے منور کرنے کے بعد پھر بادلون مین غایب ہوگیا چاند کی روشنی مین فاصلہ پر ہمین غنیم کے جہازات نظر آئے جس سے میرے دل مین خوف و یاس اور بھی بڑھگیا۔

مجھ سے یہہ امر پوشیدہ نہ تھا کہ ہمارا غنیم ہم سے زیادہ قوی اور مضبوط تھا لیکن چونکہ اپنی جان کو قایم رکھنے کا اسوقت کوئی اور ذریعہ نہ تھا لہذا اپنے ہتیار سنبھالنے کا تہیہ کرلیا اور مین نے قسم کھائی کہ مین دشمنون کی قوت توڑنے مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرونگا۔

مجھے اپنا عہد یاد تھا لیکن میری راہ مین جو دقتین پیش آئین انھون نے مجھے یہہ محسوس کرادیا کہ مین نے اپنے کندھون پر ایک زبردست ذمہ دار کا بار گران لے لیا۔ الغرض ہم بذریعہ ٹھیلہ ریل کی پٹری سے جو اکثر جگہہ غرقاب اور بعض جگہہ مٹی بہ جانے کی وجہ سے معلق تھی گذر کر الگزینڈریٹا پہونچ گئے۔ اس کے چار پانچ گھنٹے بعد ہمارے جنرل اسٹاف کے دیگر افسران بھی پہونچ

ا[illegible] گئے وہ رات الگزینڈریٹا مین بسر کی۔

اطلاعات سے معلوم ہوا کہ الگزینڈرٹا اور حلب کے درمیان کا راستہ موٹر کار گذرنے کے قابل نہ تھا اور فی الواقعہ یہ بھی ایک راستہ تھا جو الگزینڈرٹا کو عرفہ۔ دیار بکر۔ اور موصل وغیرہ سے ملحق کرتا تھا۔ چند سال قبل جبکہ میں بغداد سے واپس آتے ہوئے بذریعہ موٹر اس راستہ سے گذرا تھا تو میں نے دیکھا تھا کہ اس سڑک پر چند جگہ مرمت کا کام جاری تھا اور تعمیرات سڑک کی جنرل کمپنی نے اس کام کو شروع کر رکھا تھا جس کو وہ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں یعنے اگست سنہ ۱۹۱۰ء سے سنہ ۱۹۱۲ء تک بخوبی ختم کر سکتی تھی لیکن سخت دقتیں پیش آنے کی وجہ سے یہ کام نامکمل چھوڑنا پڑا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ جب تک ملک کو اقتدار کے پھندے سے آزاد نہ کرایا جاتا ہم کسی کام کو پایہ تکمیل پر نہیں پہونچا سکتے تھے۔ سب سے زیادہ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ مرمت کے حیلہ سے سڑک کے بعض اچھے حصوں کو بھی خراب کر دیا گیا تھا اور سڑک کے پتھر نکال کر ہر دو جانب انبار لگا دیئے گئے تھے جن کے سوراخوں میں پانی بھر کر سڑک ایک نہر بن گئی تھی غرضکہ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء میں الگزینڈرٹا و حلب کی سڑک کی یہ خستہ حالت تھی۔

ہمیں ایک شب مجبوراً ایپلان میں بسر کرنا پڑی۔ دوسرے روز صبح کو یہ طے کرنیکے بعد کہ تین مضبوط موٹر گاڑیاں حلب سے سب سے قریب کے گاؤں میں بھیجدی جائیں ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر چلدیئے۔ اور اس گاؤں سے جہاں موٹر گاڑیاں منگائی گئی تھیں ہم بذریعہ موٹر کاتمہ اسٹیشن پر پہونچے۔ بغداد ریلوے لائن پر یہ دوسرا اسٹیشن ہے اور چونکہ حلب الگزینڈرٹا سڑک و بغداد ریلوے کا جنکشن ہے لہذا یہاں سلسلہ رسل و رسائل کی ایک ڈپو قائم کر دیگئی ہے۔

لیکن اشخاص متعلقہ کی جانفشانی و جوش کا صحیح اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ جب ہم اسٹیشن سے تقریباً پچاس میٹر کے فاصلہ پر تھے تو موٹر گاڑیوں کا آگے چلنا بالکل ناممکن تھا اس لئے شب دیجور کی تاریکی میں سپاہی ہماری گاڑیوں کو کھینچکر اسٹیشن پر لے گئے یعنے اسٹیشن ہذا کے تمام آدمی کاہل و سست تھے۔

مجھے اسوقت "فرق کلیہ ایڈریانوپل" کی سڑک اور "فرق کلیہ بوغاز حصار و آسمر" یاد آ گئے تھے

سڑک یاد آئی جس پر سے دوران جنگ بلقان میں گذر ہوا تھا۔ وہاں بھی سڑک کے ہر دو جانب پتھروں کے انبار تھے جن کے درمیان میں پانی بھرا ہونے کی وجہ سے خندقیں سی معلوم ہوتی تھیں

ترکی افواج کی پیشقدمی!

الغرض اس فوج کو جس کا مجھے سپہ سالار مقرر کیا گیا تھا اثنائے راہ میں اس قدر دقتوں کا سامنا تھا۔ واقعی اس وقت کی ناگفتہ بہ حالت ایسی ہے کہ اسکو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہماری توپخانہ کو اور سامان حرب کی گاڑیوں کو سڑک ناقابل گذر ہونے کے باعث کھیتوں سے گذرنا پڑتا تھا جہاں وہ بار بار کیچڑ میں دھنس جاتی تھیں۔

تیرھویں آرمی کور کو جس کی بھرتی موصل وادوس کے نواح میں مکمل ہوچکی تھی حلب میں جمع ہونا تھا اور کرنیل فخری بے اس کے سپہ سالار تھے۔ اس فوج میں زیادہ تر کرد اور کچھ بیشتر عرب شامل تھے۔ اس کی ایک ڈویژن حلب میں دوسری ہامان میں تھی۔ میں دو یا تین دن حلب میں ٹھیرا اور فوج کا معائنہ کیا لیکن باوجود فخری پاشا کی جانفشانی و سخت جد و جہد کے فوج کی حالت کچھ زیادہ قابل اطمینان نہ تھی اور سامان حرب کی فراہمی پایہ تکمیل کو نہ پہونچی تھی اور نہ اوس کے مکمل ہونے کی امید تھی کیونکہ موصل یا اوس کے نواح میں ضروری سامان حرب کے بہم پہونچانے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔

میں نے گورنر حلب سے درخواست کی کہ وہ حلب الگزینڈریٹا کی سڑک کی مرمت کا کام ہاتھ میں لے لیں اور اصلاحی سے کاتمہ اسٹیشن تک براستہ راجو ایک نئی سڑک تعمیر کرادیں ازاں بعد میں ہامان میں مجتمع افواج کے معائنہ کے لئے گیا۔ اس فوج کی بھی بجنسہ وہی حالت تھی جو حلب کی فوج کی تھی۔

دمشق جانے سے قبل میرا ارادہ شمالی شام کی سیر کرنے اور ملک کی حالت کا بغور معائنہ کرنے کا تھا لہذا میں اولاً ہارنس سے ہوتا ہوا طرابلس گیا اور اسی روز ہارنس واپس آگیا جہاں میں نے شب کو قیام کیا۔ دوسرے دن صبح کو میں نے اپنا سفر جاری رکھا اور ریاق ہوتا ہوا دمشق پہونچا۔ ان تمام شہروں میں جن سے میرا گذر ہوا مقامی باشندگان نے حب الوطنی اور ترکوں سے ہمدردی کا زبردست اظہار کیا۔ بالخصوص مجھے یہ دیکھکر نہایت خوشی ہوئی کہ عربوں کی کثیر تعداد

اس جنگ عظیم میں جو آزادی خلافت کے لئے کی جا رہی ہے قربانی کرنے میں دریغ نہ کرے گی پس اس وقت میرا یہ فرض تھا کہ میں ان کے اس نیک خیال سے فائدہ اوٹھانے کی کوشش کروں اور اس علاقہ کو حتی الوسع اپنے قابو میں رکھوں کیونکہ یہی وہ علاقہ تھا جو ایمان فروش دغابازوں کی سازش سے بھڑک اُٹھنے میں بارود کا کام دیسکتا تھا۔

تمام شد

اخبار نجات

ہندوستان کے جملہ اخبارات میں سب سے زیادہ پُرجوش آزادی کا مبلغ عالمگیر اتحاد اسلام کا حامی۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو نجات طلب فرمائیے جسمیں مجاہدین اسلام کے کارنامے ترکی عربی افغانی۔ ایرانی۔ اور ولایتی اخبارات کے تراجم کے علاوہ آپ اسلامی ممالک کی تازہ خبریں بھی پائینگے جنکا مالکان ترکی اخبارات کے ذریعہ تمام اردو اخبارات سے بہترین انتظام کیا گیا ہے۔

نجات کے پُرزور مضامین نے ہندوستان میں تہلکہ ڈالدیا ہے۔

نجات ہفتہ میں دو بار ۲۰×۳۰/۱۶ کی بڑی تقطیع پر شایع ہوتا ہے۔

نمونہ مفت۔ منیجر اخبار نجات بجنور (یوپی)

چھ مشہور دوائیوں کا بکس

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجربات جو گذشتہ کئی سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں اس لئے قائم خریداروں کو طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف نئے احباب کے لئے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہو گئے ہوں یقین دلانے اور آزمائش کے لئے مندرجہ ذیل چھ مشہور اور مجرب ادویات کے نمونہ کا بکس بنایا ہے جس میں اس قدر کافی ہر ایک دوا ہے کہ آزمائش پوری طور سے ہو سکتی ہے۔

دواؤں کا نام — کیسا ہی درد ہو جو ڈبالی ہو کر ایک لگا کر فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار کی دوا۔ ہاضمہ کی گولیاں۔ بچوں کی دوا۔ جلاب کی گولیاں۔ دست کی دوا۔ کا فور اور گرمی کے دست کی دوا۔ جلاب کی گولیاں۔ ہاضمے کی گولیاں جو خلاصہ جاری ہو کر قوت ہوتی ہے۔ درد کی دوا۔ پورے حالات فہرست بلا قیمت طلب کر کے دیکھئے۔ ادویات ہر دکاندار و دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے منگا لیجئے۔

بدہضمی و بد مزگی کے دست کی دوا

غذا کا تحلیل نہ ہونا یعنی بدہضمی کی یہ حالت ہے جیسے غذا کرنے کے بعد پیٹ کا بھاری رہنا پیٹ میں ریاح ہونا۔ جی متلانا کھٹی ڈکاریں آنا۔ قوت ہاضمہ کا خراب ہو جانا ہے جب کہ ہضم غذا کی بجائے پیٹ میں جمع رہتا ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے اور درد ہوتا ہے اس حالت میں تحفیف درد مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کے اسباب دانتوں میں ضعیفی کا ہونا یا کسی خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا یا کم کھانا یا کھانے کا ناقص ہونا یا زیادہ محنت کرنا وغیرہ اور ان خرابیوں کی حالت میں بڑی جلنے کے وقت ہوتی ہے ان باتوں کا غور کر کے ڈاکٹر برمن نے بدہضمی کی گولیاں بنائی ہیں جس سے غذا تحلیل ہوتی ہے اور بدہضمی کی خرابی دور کرتا ہے۔

فی شیشی قیمت ۱۰ محصول ڈاک ایک سے دو شیشی تک ۶ر

جلاب کی گولیاں

کاروباری آدمی کیلئے بغیر کسی تکلیف کے دست خلاصہ لانے کی اکسیر گولیاں ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو گولی کھا لیجئے۔ دوسرے دن خلاصہ دست ہو جائیگا پیٹ میں گرمی اور مروڑ کچھ نہ ہوگی۔ اور کھانے پینے میں کوئی احتیاط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ گولیاں گول ہیں تمغے میں ہیں۔ اس لئے ہر ایک وزن میں برابر اور چکنا ہیں اور کھاتے وقت کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بد ذائقہ معلوم ہوتی ہیں۔

سفر کے لئے نہایت فائدے کی چیز ہے

قیمت

فی ڈبیہ ۸ر محصول ڈاک ۲ ڈبیہ تک ۶ر

اپنی صحت سے غافل نہ رہیے

اس میں تو کوئی اشک ہی نہیں کہ تندرستی اور ہزار نعمت۔ اگر تندرستی میں فرق ہے تو دنیا کی دولت بھی بیکار۔ مگر افسوس کہ ایسے بہت لوگ ہیں جو اپنی صحت سے غافل رہ کر کسی مفید چیز سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ بیمار ہو کر بہت سی دواؤں سے بنا ہے۔

بدہضمی۔ پیٹ کا پھولنا۔ نفخ ریاح وغیرہ کیلئے نہایت ہی مجرب دوا ہے۔ بچوں کے لئے اس کے برابر کوئی دوا نہیں ہے۔ ہر گھر گرہست کو اس دوا سے غافل نہ رہنا چاہئے۔

قیمت

قیمت فی شیشی ۱۴ر محصول ڈاک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ: پیر راج منشی برادرس سوداگر بازار بجنور